جوکر

محمود بالیسری

ایک طرف مندر اور دوسری جانب مسجد اور بیچ میں پریشان پوُرکا ہاٹ ہے جو ہفتے میں دو بار لگتا ہے۔ یہاں ہر سال شیوراتری کا تہوار بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اس رات قرب و جوار سے بڑی بڑی ناٹک پارٹیاں آتی ہیں اور ساری رات ناٹک ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس روز سارا گاؤں اُمڈ پڑتا ہے اور زبردست بھیڑ ہوتی ہے۔

مگر اس سال نہ جانے کیا ہوا کہ شیوراتری نہیں منائی گئی۔ شیوراتری میں صرف دیے جلائے گئے، پوجا اور آرادھنا ہوئی اور بس۔ ناٹکوں کی وجہ سے جو ہجوم ہوتا ہے وہ نہیں ہوا۔ جو لوگ اُس دن کا بڑی بے چینی سے انتظار کرتے تھے ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا۔

دوسرے سال مسلمانوں نے پریشان پوُر کے ہاٹ میں ایک سرکس بلایا۔ سلطان سرکس والوں نے ہاٹ کے میدان میں خیمہ نصب کیا۔ سرکس کے بینڈ کی آواز اور روشنی کی چمک دمک قرب و جوار کے گاؤں والوں کو پریشان پوُر کے ہاٹ کی طرف کھینچ لائی۔ پھر شیوراتری کا سا میلہ لگا۔ پریشان پوُر کا ہاٹ ہفتے میں دوبار کے بجائے روزانہ سات دن تک جمنے لگا۔ لوگ جوق در جوق سرکس دیکھنے کے لیے آتے رہے۔ بازار میں روزانہ خوب خرید و فروخت ہوتی رہی۔ سرکس کے کھیل اتنے دلچسپ تھے کہ چاروں طرف اس کی شہرت پھیل گئی۔ سرکس کے جانے کے بعد بھی ہر ایک کی زبان پر بڑی ناک والا جوکر، ناچنے والا بندر اور سگریٹ پینے والے بھالو کا چرچا رہا۔ اور پھر بات آئی گئی ہوگئی۔ زندگی اپنے پرانے معمول پر آگئی۔ لوگ ہمیشہ کی طرح پریشان پوُر کے ہاٹ آتے اور خرید و فروخت کر کے چلے جاتے۔ سلطان سرکس کے جوکر، بندر اور بھالو کی باتیں لوگ بھولتے گئے۔ کسی کی زبان پر اب ان کا ذکر نہ رہا۔

ایک روز اچانک برگد کے نیچے ایک پاگل نظر آیا، جسے دیکھ کر لوگوں کو بھولے بسرے سلطان سرکس کے کھیل اور اس کے کھلاڑیوں کے کرتب یاد آنے لگے۔ ہاٹ کے دن لوگوں نے دیکھا کہ وہ پاگل پیسہ مانگتا ہے اور پیسہ نہ دینے پر اسی طرح منہ بناتا ہے جس طرح سلطان سرکس کا بندر تار کے جال میں پھنس کر منہ بناتا تھا۔ چند لوگوں نے پہچان لیا کہ یہ وہی جوکر ہے جو تیس فٹ کی بلندی سے بندر کی جست لگانے پر ایک ہاتھ لمبی جیسی اپنی ناک کے ذریعہ بندر کو روک لیا کرتا تھا۔ سرکس کا یہ کرتب کافی دلچسپ تھا۔ بندر کی جست لگاتے وقت جوکر عجیب انداز سے اپنی ناک کا مظاہرہ کرتا تھا جس سے ہنستے ہنستے لوگوں کے پیٹ میں بل پڑ جاتے تھے اور گیلری سے اس پر پیسے برسنے لگتے تھے۔ آج وہی جوکر پاگل ہوگیا تھا اور پریشان پوُر کے ہاٹ کے لوگوں سے پیسے مانگ رہا تھا۔ لوگ اسے پیسے نہ دیتے تو وہ بندر کی طرح منہ بناتا تھا۔ لوگوں کو تعجب ہوا کہ سرکس کا جوکر پاگل کیسے ہوگیا؟

پریشان پوُر کے ہاٹ میں اس سے متعلق طرح طرح کی افواہیں پھیلنے لگیں۔ایک افواہ یہ تھی کہ پریشان پوُر کے بعد سلطان سرکس ایک دوسرے شہر میں کھیل دکھا رہا تھا۔ایک رات بندر نے تیس فٹ کی بلندی سے نیچے چھلانگ لگائی۔اسے جوکر کی تین فٹ والی ناک پر لٹکنا تھا۔تماشائیوں کو ہنسانے کے لیے اور کرتب کو دلچسپ بنانے کے لیے جوکر نے اپنی ناک دوسری طرف موڑ دی اور بے چارا بندر اس کی ناک پر لٹکنے کے بجائے نیچے آ گرا اور اسی وقت مر گیا۔رنگ ماسٹر کی سیٹی پر کھیل بند ہو گیا۔ اس کے بعد سرکس کے منیجر نے جوکر کو ملازمت سے برطرف کر دیا۔لکن حقیقت یہ ہے کہ جوکر بندر کی موت کے بعد خود ہی سرکس سے الگ ہو گیا، کیوں کہ بندر سے اسے بے حد محبت تھی اور وہ اسی صدمے سے پاگل ہو گیا۔

یہ افواہ سن کر چند افراد نے بندر کی موت پر اظہار افسوس کیا۔اور بعض نے جوکر کے پاگل ہو جانے پر بھی افسوس ظاہر کیا۔یہی وجہ تھی کہ جب پاگل جوکر سرکسی انداز میں پیسہ مانگتا تھا، تو لوگ دس بیس پیسے دے دیتے تھے۔

پریشان پوُر کے لوگوں کا خیال تھا کہ جس طرح سلطان سرکس ایک ہفتہ کھیل دکھانے کے بعد چلا گیا تھا اسی طرح یہ پاگل جوکر بھی چند روز اسی برگد کے نیچے بھیک مانگ کر چلا جائے گا۔لیکن ایسا نہیں ہوا۔کوئی اسے وہاں سے چلے جانے کو کہتا تو وہ بندر کی طرح منہ بنانے لگتا۔اس کے اس طرح منہ بنانے پر بچے اس پر پتھر پھینکنے لگتے اور وہ خاموشی کے ساتھ منہ چھپائے بیٹھ جاتا۔

جس طرح سرکس میں جوکر کا حد سے زیادہ ظریفانہ کرتب لوگوں کو بھلا معلوم نہیں ہوتا تھا، اسی طرح ایک شخص کا ایک ہی جگہ زیادہ دنوں تک بھیک مانگنا بھی لوگوں کو برا لگنے لگا۔یہی بات پاگل جوکر کے ساتھ بھی ہوئی۔چند دنوں بعد جوکر کو بھیک ملنی بند ہو گئی۔وہ منہ بنا بنا کر لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلاتا رہا، لیکن کوئی ایک پیسہ نہ دیا، بلکہ پولیس والوں نے تنبیہ کی کہ وہ یہاں سے چلا جائے اور اگر اس نے کوئی بے جا حرکت کی تو گولی مار دی جائے گی۔

اب اس برگد کے درخت کے نیچے کوئی نہیں جاتا تھا کیوں کہ پیسے نہ دینے پر جوکر بندر کی طرح منہ بناتا تھا۔ اس راستے سے لوگوں کی آمد و رفت کم ہوگئی۔ اسی طرح کئی روز گذر گئے۔

ایک دن معلوم ہوا کہ جوکر برگد کے نیچے بے جان پڑا ہے۔ اس کا جسم بے حس و حرکت ہے۔ کچھ لوگوں نے قریب سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس کے منہ میں مکھیاں بھری ہوئی ہیں۔ بچے اس پر پتھراؤ بھی کرنے لگے لیکن وہ اسی طرح پڑا رہا۔ دراصل وہ بھوک سے نڈھال ہوکر مرگیا تھا۔

پریشان پور کے بازار میں اس پاگل جوکر کے آنے کی خبر جس طرح چاروں طرف پھیل گئی تھی، اسی طرح اس کی موت کی خبر بھی جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ یہ خبر سنتے ہی گاؤں کے سبھی لوگ یہ تماشہ دیکھنے آپہنچے۔ ہندوؤں کی طرف سے تلک دھاری پنڈت اور مسلمانوں کی طرف سے ملاّ اور مولوی بھی آگئے۔

پاگل جوکر کی لاش شمشان میں جلائی جائے یا قبرستان میں دفن کی جائے؟ اس بات پر مولویوں اور پنڈتوں میں بحث چھڑ گئی اور پھر یہ بحث جھگڑے کی صورت اختیار کرنے لگی۔ مسلمانوں نے کہا کہ سلطان سرکس کا مالک مسلمان تھا، جوکر بھی مسلمان ہوگا؛ اس لیے ہم اسے دفن کریں گے۔ ہندوؤں نے کہا کہ سرکس کے مالک کے مسلمان ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ اس کے سارے کھلاڑی بھی مسلمان ہوں۔ اگر ایسا ہے تو کیا اس کے بندر اور بھالو بھی مسلمان تھے؟ مسلمانوں نے کہا کہ بھیک مانگتے وقت وہ اردو بولتا تھا۔ ہندوؤں نے کہا کہ کیا اردو مسلمانوں کی زبان ہے؟ ہم بھی اردو بولتے ہیں۔ دراصل جوکر کو کئی زبانیں آتی تھیں۔ وہ ہندو تھا کیوں کہ اس کے داڑھی نہیں تھی اور سر پر ٹوپی بھی نہیں تھی۔

ہندوؤں نے پنڈتوں اور پروہتوں کا ساتھ دیا اور مسلمانوں نے مولویوں اور ملاّؤں کا۔ بات بڑھ گئی۔ پریشان پور کے ہندوؤں اور مسلمانوں کا برسوں پرانا اتحاد، میل جول اور بھائی چارہ ایک پل میں درہم برہم ہوگیا۔ صرف اس ایک چھوٹے سے سوال پر کہ جوکر کی لاش کو دفنایا جائے یا جلایا جائے؟

آخرکار دونوں فرقوں کے درمیان تصادم شروع ہوگیا۔ گالی گلوج ہونے لگی اور چیخ پکار کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جھگڑا جب کافی بڑھ گیا تو برگد کے نیچے پڑے ہوئے جوکر نے آنکھ کھول دیں اور اٹھ بیٹھا۔ اس نے اپنے پرانے سرکسی انداز میں کہا:

''بھائیو! مجھے کھانا دو، میں بھوکا ہوں۔''

یہ دیکھ کر لوگ حیران رہ گئے۔ پروہت، پنڈت، ملاّ اور مولوی منہ لٹکائے اور سر جھکائے اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے اور بھیڑ یہ شور مچاتی بھاگی.... ''جوکر زندہ ہے بھاگ چلو!''

جوکر کے ہونٹوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ مسلمان تھا یا ہندو؟ اس کا ثبوت دیئے بغیر برگد کے اوپر چڑھ گیا اور اس طرح منہ بنا کر بیٹھ گیا جیسے وہ نہ ہندو ہو، نہ مسلمان، صرف بندر ہو!

☆☆☆

ا۔ پڑھیئے اور سمجھیے

جانب	:	طرف	قرب وجوار	:	آس پاس
نصب	:	کھڑا کرنا، لگانا	جوق در جوق	:	گروہ کے گروہ
معمول	:	رواج، دستور	جست	:	چھلانگ
اتحاد	:	ملاپ۔ دوستی			

مشق

۲۔ سوچیے اور بتائیے:

(i) ہر سال کس جگہ شیوراتری کا تہوار منایا جاتا تھا؟

(ii) پریشان پور ہاٹ کو کس نے ایک سرکس والے کو بلایا؟

(iii) سرکس کے جانے کے بعد لوگوں کی زبان پر کس کس کا چرچا رہا؟

(iv) جوکر کی ناک کس طرح کی تھی؟

(v) جوکر کیوں پریشان پور کے ہاٹ کو آیے ہوئے لوگوں سے پیسے مانگ رہا تھا؟

(vi) جوکر کس لیے سرکس سے الگ ہو گیا؟

(vii) برگد کے درخت کے نیچے لوگوں کا جانا کیوں بند ہو گیا؟

(viii) پریشان پور بازار میں کیا خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی؟

(ix) مولویوں اور پنڈتوں کے درمیان کس بات پر بحث چھڑ گئی؟

(x) بھیڑ کیوں شور مچاتی ہوئی بھاگ گئی؟

۳۔ پڑھیے اور سمجھیے:

پہاڑ اور علاقہ اسم ہیں اور ان سے بنائے جانے والے الفاظ پہاڑی اور علاقائی صفت ہیں۔ نیچے دیے گیے الفاظ سے اسم صفت بنائیے:

میدان : ______________

بازار : ______________

سلطان : ______________

خیال : ______________

جنگل : ______________

۴۔ خالی جگہوں کو پر کیجیے:

ایک روز .... برگد کے نیچے ایک .... نظر آیا، جسے دیکھ کر لوگوں کو بھولے بسرے .... سرکس کے کھیل اور اس کے کھلاڑیوں کے .... یاد آنے لگے۔ ہاٹ کے دن لوگوں نے دیکھا کہ وہ پاگل .... مانگتا ہے اور پیسہ نہ دینے پر اسی طرح منہ بناتا ہے جس طرح سلطان سرکس کا .... تار کے جال میں پھنس کر .... بناتا تھا۔